

بفیضانِ نظر

حضور مفسر اعظم پاکستان، فیض ملت، حضرت علامہ الحاج مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

مدیر اعلیٰ

صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

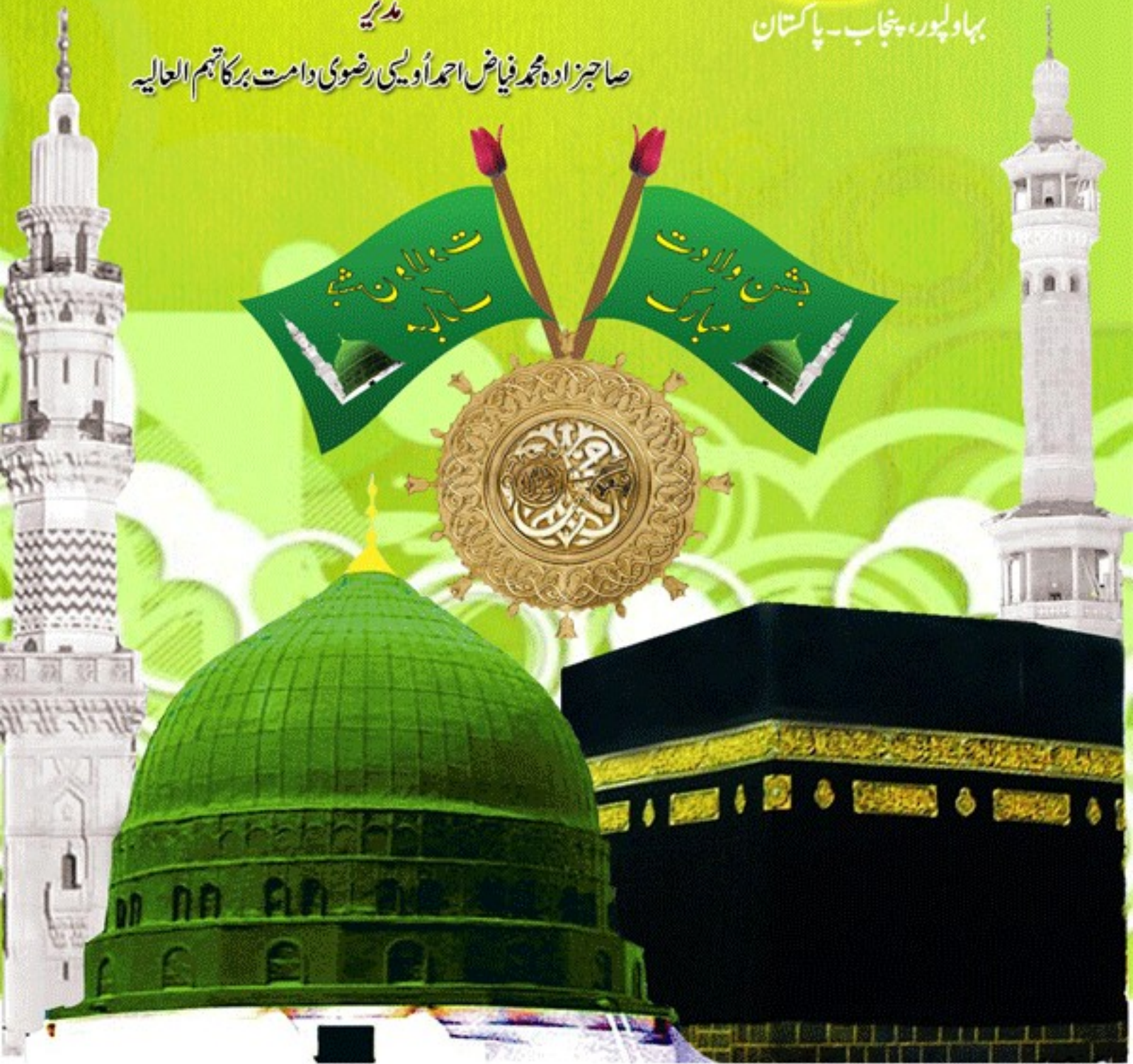
مدیر

صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اہلسنت کا علمی، ادبی ترجمان

فیضانِ عالم

بہاولپور، پنجاب - پاکستان



مقام اشاعت دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لیے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرائیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ 15 تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپ کو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عید گاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 ارسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت با مقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

آپ بھی کچھ کریں

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے علمی، تحقیقی، غیر مطبوعہ مسودہ جات کی کمپوزنگ باب المدینہ (کراچی) کے ایک خادم اویسی نے شروع کر رکھی ہے تقریباً 200 مسودہ جات کمپوز ہو چکے ہیں۔ شرح حدائق بخشش 25 میں سے 10 جلدیں کمپوز ہو چکی ہیں۔ درود رکھنے والے مخیر حضرات سے اپیل ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ کی خوشنودی کے لئے ان نایاب علمی مسودہ جات کو امت مسلمہ کی رہبری و رہنمائی کے لئے شائع کرائیں۔ برائے رابطہ

جگر گوشہ حضور فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیاض احمد اویسی رضوی

03006825931

تحفظ ناموس رسالت، چند تلخ حقائق

ربیع الاول شریف میں کچھ کارآمد باتیں

کانپتے ہاتھوں اور روتی آنکھوں کے ساتھ یہ درر بھری تحریر لکھ رہا ہوں شرم سے برستی آنکھیں جھکی ہوئی ہیں دل سے سرد آہیں نکل رہی ہیں کہ وہ عظیم ذات جس نے انسانیت کا سرفخر سے بلند کیا دوزخ میں پڑی ہوئی آدمیت کو بام اوج عطاء فرمایا جس نے اپنے ہاتھ سے گھرے ہوئے پتھروں کے آگے سر جھکانے والوں کو مجہود حقیقی کا پتہ بتایا جس نے ایک پیالہ پانی پر ایک دوسرے کا گلہ کاٹنے والوں کو ایثار و ہمدردی کا عملی درس دیا۔ جس نے صنف نازک حواء کی بیٹی (عورت) جو صدیوں سے ظلم کی چکی میں پس رہی تھی جس کا کوئی پرسان حال نہ تھا جس کا حق مارنا حق سمجھا جاتا تھا جو اپنے باپ اپنے بھائی اپنے خاوند کے میراث سے محروم تھی آپ نے اس (عورت) کا باقاعدہ حق مقرر فرمایا اس محسن اعظم ﷺ کے کون کون سے احسانات کا ذکر کیا جائے

زندگیاں ختم ہوئیں تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

بدقسمتی سے آج اس محسن انسانیت معلم کائنات وجہ تخلیق کائنات منبع کمالات تاجدار انبیاء ﷺ کی توہین کے ہر طرف سے دروازے کھل گئے یہود و ہنود نے ان کی گستاخی کرنے والوں کو باقاعدہ پیکیج دینے کا اعلان کر رکھا ہے دنیا بھر میں جہاں کہیں بھی کوئی ملعون کمینہ شیطان نما انسان گستاخی رسول کا مرتکب ہوتا ہے تو امریکہ میں اس کے لئے ہر طرح کے دنیاوی عیش و عشرت کے اہتمام ہو جاتے ہیں یہ اور بات ہے وہ خبیث سلمان رشدی کی طرح ان محلات میں بھی ذلت و خواری ساتھ کئی موذی بیماریوں میں مبتلا ہو کر سک سک کر جہنم میں جا پہنچتا ہے۔ گستاخانہ خاکے اور قرآن مقدس کی بے حرمتی کے بعد حد ہوئی کہ امریکہ میں گستاخانہ فلم بنی اور چلی اور انٹرنیٹ پر دنیا بھر میں دکھائی جا رہی ہے۔ کرۂ ارض پر بسنے والے کڑوں اہل اسلام اس فلم پر سراپا احتجاج ہیں مختلف ممالک میں ہڑتالیں ہوئیں امریکہ کو احتجاج ریکارڈ کرایا گیا مگر؟؟؟؟ اودھ دنیا میں اسلامی ممالک کے سربراہان تو ہیں رسالت جیسے حساس اور اہم ترین معاملہ پر تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ کسی بھی اسلامی ملک میں سرکاری سطح پر کوئی سنجیدگی دکھائی نہیں دے رہی اگر صرف عرب ممالک ہی امریکہ سمیت پورے بین الاقوامی ممالک کا پٹرول بند کر دیں تو وہ کمینے اپنی موت آپ مر جائیں گے مگر اسلامی ممالک کے سربراہان کا رویہ امریکہ کے سامنے نہایت نیازمندانہ نظر آتا ہے امریکہ نے مکاری و عیاری سے سربراہان کو ایسے گھناؤنے انداز سے جکڑ رکھا ہے کہ

اس کے خلاف زبان کھولنا بھی ان کے بس میں نہیں بلکہ ان کی ذہنیت سی آئی اے کے پاس رہن رکھی ہوئی ہے اور پھر بد قسمتی سے ہمارا میڈیا بھی "جس کا کھاتا ہے اسی کے گیت گاتا" کے ضابطے پر مکمل عمل پیرا ہے۔ ارض پاک کے ہر کوچہ و بازار میں ہر غیرت مند مسلم تحفظ ناموس رسالت کا علم بلند کئے گستاخانہ فلم کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کرا رہا ہے ہر محراب و منبر سے تحفظ ناموس رسالت کی بات ہو رہی ہے احتجاجی جلسے، جلوس، ریلیاں، سمینارز ہو رہے ہیں پر مجال ہے کہ قوم مسلم کی صدائے احتجاج ہمارے میڈیا پر مکمل سنائی دے۔ (انسانی ہمدردی اپنی جگہ) اور ادھر سرحد میں ملالہ نامی لڑکی پر ایک سوچے سمجھے منصوبے (خود چور خود سائیں) کے تحت حملہ کرایا گیا تو پھر ہمارا میڈیا ملالہ کے ملال میں ایسا ڈوبا رہا کہ الا ماشاء اللہ کسی چینل پر ملال کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا ایوانوں سے لیکر دیوانوں تک ملالہ کے نام کی تسبیح جاری تھی مگر سچ ہے کہ

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے

خواص کو تو پتہ تھا ہی بعد میں عوام بھی جان گئے کہ یہ حملہ ملالہ پر نہیں بلکہ تحفظ ناموس رسالت کی تحریک پر تھا۔

گستاخی رسالت کرنے والا چور اور حرام خور گروہ جان لے کہ غازی علم الدین شہید، غازی عامر عبدالرحمن چیمہ، غازی ملک ممتاز حسین قادری کو جہنم دینے والی مائیں موجود ہیں گستاخ رسول کو واصل جہنم کر کے پھانسی کے پھندے کو چوم کر گلے سے لگانا مؤمن کی معراج ہے تو آئیے اپنا حصہ ڈالئے ماہ مبارک ربیع الاول شریف ایک چینج کے ساتھ مطلع انوار پر طوع ہونے کو ہے محافل میلاد شریف کو سیرت رسول کریم ﷺ کے تقاضوں کے مطابق منائیں بلکہ زیادہ جوش و جذبہ سے منانے کی ضرورت ہے کیونکہ امریکہ سمیت یورپین ممالک نے اپنے گھٹیا پن کا اظہار کرتے ہوئے ہمارے سچے نبی محبوب خدا سید الانبیاء ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کر کے کروڑوں دلوں کو زخمی کیا ہے اہل اسلام زندہ دلی کے ساتھ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے گھر گھر، نگر نگر، قریہ قریہ، بستی بستی، خوب سے خوب تر ذکر محبوب پاک ﷺ کی محافل سجا کر ان مردودوں کو بتادیں

میرے نبی ﷺ سے میرا رشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

یوں تو بندہ مؤمن کا ہر دن ہر شب ہر لمحہ ہر آن ہر آنے جانے والا سانس عشق رسول ﷺ ہے مگر کوشش کریں ۱۴۳۳ھ، 2013ء کو تحفظ ناموس رسالت رسالت ﷺ کے سال کے طور منائیں نہایت ہی مذہبی عقیدت سے جشن میلاد النبی ﷺ کی دھوم مچا کر

ان پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

بتلا دو ان گستاخانِ نبی کو غیرت مسلم زندہ ہے

اس مبارک موقعہ پر دنیا کے دوسرے حصوں کی طرح بہاولپور میں میلاد مصطفیٰ کمیٹی کے زیر اہتمام ممتاز روحانی مذہبی پیشوا مفسر اعظم پاکستان فیض ملت آفتاب اہل سنت علامہ الحاج ”محمد فیض احمد ایسی“ نور اللہ مرقدہ کے مزار شریف پر ہر سال کی طرح جلسہ و جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ کا انعقاد ہوگا طے شدہ پروگرام کے مطابق ۱۲ ربیع الاول شریف کو جامع مسجد سیرانی بہاولپور کے عقب محکم الدین سیرانی روڈ پر صبح ۷ بجے جلسہ کا آغاز ہوگا۔ بعد ازاں عظیم الشان جلوس بسلسلہ جشن عید میلاد النبی ﷺ سیرانی مسجد سے روانہ ہو کر گری گنج بازار، چوک بازار، شاہی بازار، فرید گیٹ، زنانہ ہسپتال روڈ، مچھلی بازار، ملتان گیٹ سے ہوتا ہوا سیرانی مسجد میں اختتام پذیر ہوگا۔ لنگر نبوی اور دودھ کی بسیلوں کا وسیع اہتمام ہوگا۔

آپ کے شہر میں جہاں بھی جلسہ و جلوس عید میلاد النبی ﷺ کا مقدس روحانی، نورانی پروگرام ہو تو مدنی قافلہ کی صورت میں ضرور شریک ہو کر خوش ہوں اور خوشیاں بانٹیں نیز دو جہاں کی برکات حاصل کریں۔ ۱۲ و ۱۳ ربیع الاول کی شب اپنے مکان، دکان، دفتر، ادارے، مساجد اور درسگاہوں پر ضرور چراغاں کر کے اپنی اندھیری قبر کیلئے روشنی کا انتظام کریں۔

تعاون کی چند صورتیں

- ☆ اگر آپ عالم دین ہیں تو اپنے متعلقین و متوسلین کو جلسہ و جلوس میں آنے کا پابند کریں۔
- ☆ اگر آپ خطیب، امام ہیں تو اپنے خطبات بالخصوص جمعۃ المبارک کے موقع پر ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن کی افادیت خوب بیان کریں۔
- ☆ اگر آپ کسی انجمن، تنظیم کے صدر ہیں تو آج ہی ہنگامی اجلاس بلا کر تمام عہدیداران و اراکین کو جلسہ و جلوس میں آنے کی دعوت دیں۔
- ☆ اگر آپ کا گھر یا دوکان جلوس کی گزرگاہ پر ہے تو شرکائے جلوس عاشقان رسول ﷺ کیلئے پانی کی بسیل کا ضرور اہتمام کریں۔
- ☆ اگر آپ کسی حلقے کے ممبر ہیں تو اپنے حلقے سے شاندار جلوس لے کر آئیں۔
- ☆ اگر آپ کسی تعلیمی ادارے کے سربراہ ہیں تو اپنے طلبہ کو جلسہ و جلوس میں شرکت کا پابند کریں اور اپنے ادارہ میں محفل میلاد شریف کا اہتمام کریں۔

☆ خواہ کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے آپ کا تعلق ہے اس مبارک پروگرام کو کامیاب کرنے میں اہم کردار ادا کریں۔

☆ جملہ مساجد اہلسنت کے ائمہ کرام، خطباء عظام و مساجد انتظامیہ کمیٹی سے گزارش ہے کہ ربیع الاول شریف کا مبارک

چاند نظر آتے ہی اپنی اپنی مساجد میں نعت و درود و سلام کی محافل کا اہتمام کریں اور اہل اسلام کو ۱۲ ربیع شریف کے مقدس دن کی فضیلت سے آگاہ کریں اور جلسہ و جلوس جشن عید میلاد النبی ﷺ جامع مسجد سیرانی بہاولپور میں شرکت کرنے کی دعوت دیں۔

☆ یکم تا ۱۲ ربیع شریف کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اجتماعی طور پر ”مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام“ ”یا نبی سلام علیک“ ”یا رسول سلام علیک“ تین چار مصرعے ضرور پڑھیں تاکہ اجتماعیت کے ساتھ پوری فضاء درود و سلام کی پر کیف آواز سے معطر اور معنبر ہو جائے۔ تنظیم المساجد اہلسنت بہاولپور کے زیر اہتمام گزشتہ ۳۰ سالوں سے یکم تا ۳۰ ربیع الاول شریف بہاولپور کی مختلف مساجد و مقامات پر محافل میلاد کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ آپ بھی اپنی مسجد میں محفل کا اہتمام فرمائیں۔ (میلاد مصطفیٰ کمیٹی بہاولپور)

نئے سال کا چندہ ارسال فرمائیں

جن ممبران کا سالانہ چندہ اس دسمبر 2012ء میں ختم ہو گیا ہے ان سے گزارش ہے کہ نئے 2013ء کے لیے اپنا چندہ مبلغ 200 سو روپے بذریعہ منی آرڈر بینک ارسال فرمائیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کے بوقت ولادت معجزات کا بیان

افاضات :- حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

الحمد لله رب العالمین والعاقبت للمتقین والصلوة والسلام علی افضل الانبیاء والمرسلین

و علی آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین

ہمارے پیارے آقا کریم روف و رحیم ﷺ خلاق کائنات کی تخلیق اول ہیں آپ کی نبوت اس وقت سے مسلم ہے جب ابھی ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام پانی اور مٹی میں تھے اس کی تفصیل فقیر نے اپنی تصنیف ”شرح حدیث لولاک“ میں لکھی دی ہے پھر جب آپ نے ۱۲ ربیع الاول شریف پیر کی شب کو مکہ مکرمہ میں سیدہ کائنات بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں قدم رنجہ فرمایا چونکہ آپ پیدائشی نبی تھے اس لیے آپ کی ولادت باسعادت پر بے شمار معجزات کا ظہور ہوا فقیر ان میں بعض کا ذکر کرتا ہے اور اہل اسلام سے اپیل ہے کہ ان معجزات کو اپنے بچوں کو سنائیں تاکہ یہ محبت بھری باتیں ہماری نئی نسل کو منتقل ہوتی رہیں۔

نور ازلی کا ظہور کہاں کہاں :- جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اپنے حبیب

پاک ﷺ کے نور کو ان کی پشت مبارک میں بطور ودیعت رکھا۔ اس نور کے انوار ان کی پیشانی میں یوں نمایاں تھے جیسے آفتاب آسمان میں اور چاند اندھیری رات میں اور ان سے عہد لیا گیا کہ یہ نور انوار پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوا کرے۔ اسی واسطے جب وہ حضرت حواری رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مقاربت کا ارادہ کرتے تو انہیں پاک و پاکیزہ ہونے کی تاکید فرماتے یہاں تک کہ وہ نور حضرت حواری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رحم پاک میں منتقل ہو گیا اس وقت وہ انوار جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں تھے حضرت حوا کی پیشانی میں نمودار ہوا۔ ایام حمل میں حضرت آدم علیہ السلام نے پاس ادب تعظیم حضرت حوا سے مقاربت ترک کر دی یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے تو وہ نور ان کی پشت میں منتقل ہو گیا یہ حضور ﷺ کا معجزہ تھا کہ حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے آپ کے بعد ایک لطن میں جوڑا (لڑکا اور لڑکی) پیدا ہوتا رہا اس طرح یہ نور پاک پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا ہوا حضور ﷺ کے والد ماجد حضرت عبد اللہ ﷺ تک پہنچا اور ان سے بناء پر قول اصح ایام تشریق جمعہ کی رات کو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے رحم پاک میں منتقل ہوا۔

انتباہ :- یاد رہے نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین طاہرین سے حضرت آدم علیہ السلام سیدہ حواری رضی اللہ تعالیٰ عنہا تک

تمام کے تمام مؤمن کامل تھے (تحقیق تفصیل کے لیے فقیر کی کتاب "ابوین مصطفیٰ" کا مطالعہ کریں)

نور النبی ﷺ کا کمال:۔ اسی نور کے پاک و صاف رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے تمام آباؤ و امہات کو شرک و کفر کی نجاست اور زنا کی آلودگی سے پاک رکھا۔ اسی نور کے ذریعے حضرت کے تمام آباؤ اجداد نہایت حسین و مرجع خلّاق تھے۔ اسی نور کی برکت سے حضرت آدم ﷺ ملائک کے مسجود بنے اور اسی نور کے وسیلہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت نوح ﷺ کی کشتی طوفان میں غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت حضرت ابراہیم ؑ پر آتش نمرود گلزار ہو گئی اور اسی نور کے طفیل سے حضرات انبیائے سابقین علی نبینا وعلیہم الصلوٰات و التسلیمات کی عنایات بے بہا ہوئیں۔

اگر نام محمد ﷺ را نیاورد شفیع آدم نہ آدم یافت توبہ نہ نوح از غرق نجینا

تاریخ ولادت

(۱) علامہ الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

جمہور اہل سیر و تواریخ اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم نور مجسم ﷺ کی ولادت واقعہ اصحاب فیل کے (۴۰) چالیس یا (۵۵) پچپن روز بعد اسی سال ہوئی اور یہی قول تمام اقوال سے صحیح ہے اور جمہور اہل سیر و محدثین کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل ۱۲ ربیع الاول شب سوموار مکہ مکرمہ کو ہے اور جمہور علماء کرام کا اس قول پر اتفاق و اجماع بیان کرتے ہیں۔ بعض نے ۲ ربیع الاول کی اور بعض ۹ ربیع الاول کہتے ہیں بعض کچھ۔ اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ تفصیل فقیر کے رسالہ "بارہ ربیع الاول ولادت یا وفات؟" میں پڑھئے۔ چونکہ فقیر نے ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہونے والے عجائبات و معجزات کا ذکر کرنا ہے۔ چند معجزات کا ذکر پڑھیں۔

معجزات ولادت نبی ﷺ:۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بطن حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا میں جب رسول اکرم ﷺ تشریف لائے تو زمانہ حمل میں ان کو آپ ﷺ کی برکت سے وہ عجیب و غریب اور نادر و نایاب واقعات پیش آئے جو سیرت کی کتابوں اور احادیث میں مذکور ہیں۔ ان بحر ذار میں سے ہم صرف وہی امور جو حقیقی حالات کی وضاحت کرتے ہیں اور وہ احادیث لکھیں گے جو صحیح کتب احادیث میں مشہور و معروف اسناد کے ساتھ مرقوم ہیں۔

(۱) سیرت حلبیہ میں ہے کہ آپ ﷺ اس دوران اپنی والدہ ماجدہ کے بطن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

(۲) آپ ﷺ والدہ ماجدہ کے بطن مبارک میں دو ماہ کے تھے کہ آپ کے والد حضرت سیدنا عبداللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کی وفات پر فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا باری تعالیٰ تیرا محبوب یتیم ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اس کا حافظ و ناصر میں خود ہوں۔

قحط سالی ختم: روایت میں ہے کہ حمل مبارک سے پہلے قریش سخت قحط اور تنگی دستی کے عالم میں مبتلا تھے لیکن سیدہ طیبہ طاہرہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر میں رسول اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے ساتھ ہی سرزمین مکہ سرسبز اور درخت بار آور ہو گئے اور قریش کو ہر سمت سے آمدنی ہونے لگی اس لئے قریش نے اس سال (۶۵۷ء) کا نام جس میں رسول اکرم ﷺ بطن مادر میں تشریف لائے تھے ”سال فراخی و مسرت“ رکھا۔

روقیں ہی رونقیں: امام حلبی و امام سیوطی رحمہما اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ
و كانت تلك السنة التي حمل فيها برسول الله صلى الله عليه وسلم يقال لها سنة الفتح والابتهاج
فإن قريشا كانت قبل ذلك في جذب وضيق عظيم فاخضرت الأرض وحملت الأشجار وأتاهم
الرغد من كل جانب في تلك السنة۔ (السيرة الحلبية جلد اول صفحہ ۷۸)

”جس سال نور محمدی ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ودیعت ہوا وہ فتح و نصرت و تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا اہل قریش اس سے قبل معاشی بد حالی، عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے ولادت کی برکت سے اس سال اللہ تعالیٰ نے بے آب و گیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور سوکھے درختوں کی پر مژدہ شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے لاد دیا، اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے“

عطائے اولاد نرینہ: ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے سال ولادت پر اتنی فضل و کرم اور بے پایاں بخشش فرمائی کہ اس سال دنیا کی ہر خاتون کے ہاں اولاد نرینہ ہوئی۔ چنانچہ علامہ نبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

”عن عمرو بن قتيبة قال سمعت أبي وكان من أوعية العلم قال لما حضرت ولادة آمنة قال الله تعالى لملائكته افتحوا أبواب السماء كلها، وأبواب الجنان، وألبست الشمس يومئذ نورا عظيما، وكان قد أذن الله تعالى تلك السنة لنساء الدنيا أن يحملن ذكورا كرامة لمحمد صلى الله عليه وسلم“ (المواهب اللدنية جلد اول صفحہ ۷۶)

عمرو بن قتیبہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو تبرع عالم تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں

ولادت و باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لئے یہ مقدر کر دیا کہ وہ حضور ﷺ کی برکت سے لڑکے جنیں۔

آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا :- پورا سال ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے نزول کے ذریعے جشن منایا لیکن جب ظہور قدسی کی وہ سعید گھڑیاں قریب آئیں جن کا صدیوں سے انتظار کیا جا رہا تھا اور گردش ماہ و سال کا وہ لمحہ جس کے دامن میں خداوند قدوس نے ساری ازلی وابدی سعادتیں سمیٹ کر اسے رشک کون و مکاں بنانا تھا اور گلشن ہستی کو بہار جاوداں سے نوازنے کیلئے اس کی کائنات حسن کا بہترین شاہکار منصہ عالم کو اپنی نورانی ضیا پاشیوں سے مزین و منور کرنے کیلئے جلوہ گر ہونے والا تھا تو خود خالق موجودات جل جلالہ نے اس خلاصہ کائنات کی آمد پر ایسی خوشی، مسرت اور محبت کا اظہار فرمایا کہ کوئی عالم امکان میں اس طرح کا جشن نہیں مناسکے گا اور واقعی محبت حقیقی نے اپنے محبوب ﷺ کے استقبال پر دنیاۓ محبت میں اپنی محبت کے شایان شان وہ نمونہ دکھایا کہ کوئی محبت اپنے محبوب کو اس طرح خوش آمدید کہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا بلکہ یوں کہا جائے تو بالکل مناسب ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دنیا میں آمد پر کل کائنات پس و بالا کی چیز کو اس موقع پر مزین کر کے استقبال فرمایا۔ مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے اتنا چراغاں کرایا کہ کائنات کی ہر چیز چمک اٹھی اور نور نبوی ﷺ نے اسے اپنے جلوؤں میں لے لیا چنانچہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا جن کی آغوش سعید کو اللہ تعالیٰ نے اس نور پاک نبوی ﷺ کی پہلی جلوہ گاہ بنایا اور اس نور نبوت کو جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ ﷺ تک لاکھوں سعادت مند صلہوں اور پاک طینت رحموں سے ہوتا ہوا آخری بار جن کے صدف رحم میں متمکن ہوا اور جنہیں نبی آخر الزمان ہادی انس و جاں، شہنشاہ ہر دو جہاں ﷺ کی والدہ ماجدہ ہونے کا عظیم الظہیر شرف حاصل ہوا آپ اپنے اس عظیم جگر کی پیدائش کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں **پیٹ نہ پھولا :-** ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں ”جب محبوب العالمین ﷺ میرے بطن اطہر میں آئے تو ایک دن میں نیند و بیداری کی درمیانی حالت میں تھی کہ ایک غیبی آواز آئی اے آمنہ تمہارے پاس امت کا سردار ہے مجھے مطلق علم نہ تھا کہ میں حاملہ ہوں کیونکہ مجھے کسی قسم کی گرانی نہ تھی اور میری وہ حالت نہ تھی جو دوسری خواتین کی ہوتی ہے البتہ ایام بند ہو جانے پر مجھے تعجب تھا۔

پیٹ میں نور :- ایک حدیث میں مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا دوسری خواتین کی نسبت میری والدہ ماجدہ کے پیٹ کے اندر بھاری محسوس ہوا تو انہوں نے اپنی سہیلیوں وغیرہ سے اس کی شکایت کی۔ پھر اسی

شب انہوں نے خواب میں دیکھا کہ اس پیٹ میں جو ہیں وہ نور ہیں (آخر حدیث تک) اور اسی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کو زمانہ حمل میں ثقل محسوس ہوا۔ اس حدیث کے سوا باقی تمام دیگر احادیث میں ہے کہ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ کو زمانہ حمل میں کوئی ثقل اور بوجھ محسوس نہیں ہوا۔

مطابقت:۔ حافظ ابو نعیم نے مذکورہ ان احادیث میں یوں مطابقت دی ہے کہ ابتدائی دنوں میں آپ کو ثقل محسوس ہوا لیکن حمل کے زیادہ سے زیادہ مہینوں میں آپ کو کوئی ثقل اور بوجھ محسوس نہیں ہوا اور یہ دونوں حالتیں عام عادت کے خلاف وقوع پذیر ہوئیں۔

ابو ذکریا یحییٰ بن عائد کا بیان ہے کہ رسالت مآب ﷺ اپنی والدہ کے پیٹ میں پورے نو ماہ رہے اس زمانے میں ان کے پیٹ میں درد، مروڑ اور ریاخ وغیرہ کی کوئی شکایت نہیں ہوئی اور دوسری حاملہ خواتین کی مانند آپ کو کوئی عارضہ نہیں ہوا آپ فرمایا کرتی تھیں بخدا میں نے کسی کو بھی اپنے سے زیادہ ہلکا حمل والا نہیں دیکھا اور یہ حمل بڑا ہی برکت والا ہے۔

ولادت رسالت مآب کے وقت عجیب واقعات

ابو نعیم نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں جب حمل کو چھ ماہ ہو چکے تو کسی آنے والے نے خواب میں آکر مجھ سے کہا اے آمنہ رضی اللہ عنہا تمہارے پیٹ میں دو عالم کے سردار ہیں ان کی ولادت پر ان کا اسم گرامی محمد ﷺ رکھنا اور اپنا حال پوشیدہ رکھنا۔ اس کے بعد آپ فرماتی ہیں دوسری خواتین کی مانند میرے وضع حمل کا زمانہ بھی قریب آگیا پھر آپ نے جو عجیب و غریب امور دیکھے تھے بیان کئے مثلاً پرندے دیکھے جن کی چونچ زمر کی اور بازو یا قوت کے تھے اور کچھ مردوزن ہوا میں اس طرح پرواز کرتے دیکھے جن کے ہاتھوں میں چاندی کے لوٹے تھے نیز اللہ نے میری آنکھوں سے پردے اٹھائے اور میں نے مشرق و مغرب کی زمینیں دیکھیں۔

پرچم لہرائے گئے:۔ اس کے علاوہ تین پرچم اس طرح دیکھے کہ ان میں سے ایک مشرق اور دوسرا مغرب میں اور تیسرا خانہ کعبہ کی چھت میں نصب تھا۔ اسی مشاہدہ کی حالت میں اچانک (خَوَجَ مِنْهُ نُورٌ) میرے بطن سے نور آیا اور سارا گھر نور ہی نور بن گیا اور

☆ آپ مسکرا رہے تھے

☆ آپ نے سجدہ فرمایا۔ اس وقت آپ کی حالت تضرع اور گریہ و زاری کی ہو گئی

☆ آپ نے اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھا رکھی تھی (گویا اللہ تعالیٰ کی توحید کی شہادت دے رہے تھے)

بادل چھا گئے: اس کے بعد سیدہ بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے ایک سفید ابرو دیکھا جس نے آسمان سے آکر آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا اور پھر آپ میرے پاس سے غائب ہو گئے۔ اسی دوران میں نے ایک آواز سنی منادی بہ بانگ دہل کہہ رہا تھا ”آپ ﷺ کو ساری زمین مشرق و مغرب کی سیر کراؤ اور سمندروں میں لے جاؤ تاکہ دنیا آپ ﷺ کے متبرک نام سے متعارف ہو جائیں۔ آپ ﷺ کی نعت و صفات اور صورت سے واقف ہو جائیں اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ ﷺ کا متبرک نام ”ماحی“ یعنی ظلم و شرک وغیرہ کو مٹانے والا ہے۔ اب کسی قسم کی بت پرستی اور شرک کا وجود باقی نہ رہے گا اور آپ ﷺ کے آنے سے شرک و بت پرستی ختم ہو جائے گی۔ اس اعلان کے بعد ہی وہ چھایا ہوا بادل آپ سے چھٹ گیا۔

بوقت ظہور نور: محمد بن سعد نے جماعت محدثین حضرت عطار و عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ذریعہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کی زبانی لکھا ہے کہ رسالت مآب ﷺ کی ولادت کے وقت آپ ﷺ کے ساتھ ایسا نور بھی ظاہر ہوا جس سے مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن دکھائی دی اور آپ ﷺ کی ولادت اس طرح ہوئی کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کے سہارے زمین پر آئے پھر آپ ﷺ نے اپنی مٹھیاں زمین سے اٹھائیں اور سر مبارک آسمان کی جانب بلند فرمایا۔ طبرانی کی تحریر ہے کہ رسالت مآب ﷺ جب پیدا ہوئے تو آپ ﷺ کی مٹھیاں نہ تھیں البتہ انگشت شہادت اس طرح اٹھائے ہوئے گویا سبحان اللہ پڑھ رہے ہوں۔

اس وقت میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی تو آپ کا جسم اقدس چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اور اس سے تازہ کستوری کی خوشبو کے حُلے پھوٹ رہے تھے اس وقت (غیب سے) تین افراد نمودار ہوئے ان میں سے ایک کے ہاتھ میں چاندی کی صراحی تھی، ایک کے ہاتھ میں زمر کا طشت اور ایک کے ہاتھ میں سفید ریشم کی چادر تھی اس صراحی کے (جنتی) پانی سے آپ کو غسل دیا گیا آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر لگائی گئی، جو اسی ریشم میں لپیٹی ہوئی تھی اور پھر اسی چادر میں لپیٹ کر لٹا دیا گیا۔

سرمگین آنکھیں: آپ کو پیدائشی طور پر سرمہ ڈالا ہوا تھا، ناف بریدہ تھے، ختنہ شدہ تھے، حضرت ابن عباس ؓ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔ (مواہب اللدنیہ والخصائص الکبریٰ وغیرہما)

مختون و ناف بریدہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ و ابن عباس ؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ (اوسط از طبرانی)

علاوہ ازیں ابو نعیم، خطیب اور ابن عساکر نے متعدد اسناد کے ساتھ حضرت انس ؓ کی زبانی رسالت مآب ﷺ کا یہ

ارشاد تحریر کیا ہے کہ ”میرے رب کی جانب سے میری بزرگی و کرامت یہ ہے کہ میں ختنہ شدہ پیدا ہوا اور کسی نے میری شرم گاہ نہیں دیکھی“ اسے مختار نے بھی صحیح لکھا ہے۔

حاکم نے اپنی مستدرک میں تحریر کیا ہے کہ متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔ متواتر احادیث سے حاکم کی مراد یہ ہے کہ سیرت کی کتابوں میں یہ واقعہ بکثرت درج ہے اور یہی مشہور بھی ہے اور تواتر احادیث سے ان کا مقصد ائمہ محدثین کی اصطلاح ”طریقہ اسناد“ نہیں ہے اس روایت کی خصوصیت کو بعض محدثین نے ضعیف بھی لکھا ہے جس کی صراحت کرتے ہوئے ابن قیم نے تحریر کیا ہے کہ ختنہ شدہ ہونا صرف رسول اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے کیونکہ اکثر لوگ ختنہ شدہ پیدا ہوئے ہیں۔

معجزہ ناف بریدہ پر منکرین حدیث اور دیگر ملحدوں نے اعتراضات اٹھائے فقیر نے ان کے جوابات عقلیہ و نقلیہ لکھے اور وہ رسالہ ”معجزہ ناف بریدہ کی تحقیق“ کے نام سے شائع ہو چکا ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

یہودی چیخ اٹھا:۔ رسول اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے عجائبات کے منجملہ امام بیہقی والیہ نے یہ روایت تحریر کی ہے کہ وہ یہودی جو بحیثیت تاجر مکہ معظمہ میں مقیم تھا اس نے اس رات جس میں رسالت مآب ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما ہونے والے تھے کہا اے گروہ یہود! احمد مجتبیٰ ﷺ کا ستارہ طلوع ہوا ہے اور آج کی شب وہ تولد ہوں گے۔

چودہ کنگرے گرے:۔ آگ سرد ہوئی رسالت مآب ﷺ کی ولادت کے وقت شاہ کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور اس کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے، بحریہ طبریہ خشک ہو گیا، فارس میں آتش پرستوں کی وہ آگ جو عرصہ سے مسلسل جاری تھی آپ ﷺ کی ولادت کے ساتھ ہی ٹھنڈی ہو گئی یہ روایت اکثر سیرت نگار حضرات نے لکھی ہے۔

ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گرنے میں اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ فارس کے صرف چودہ بادشاہ ہوں گے چنانچہ چار سال کی مدت میں دس بادشاہ ہوئے اور بقیہ چار نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک بادشاہت کی۔ (مواہب لدنیہ)

علاوہ ازیں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے سبب آسمانی خبروں کی حفاظت کیلئے شہاب ثاقب مقرر کئے گئے اور شیطان کی کمین گاہیں مسدود کر دی گئیں۔ نیز شیطانوں کی چوری چھپے آسمانی باتیں سننے کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمادی۔

ماہ صفر المظفر کی چند اہم شخصیات

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

برصغیر پاک و ہند کو جن محبوبان خدا نے اپنے وجودِ مسعود سے مشرف کیا ان میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ بلند و بالا ہے۔ بادشاہان اسلام نے اس سرزمین کو فتح کیا اور اولیاء کرام نے لوگوں کے قلوب کو۔ فتح اسلام کی ترویج و اشاعت میں حکومتوں کو اتنا دخل نہیں جتنا اولیاء کرام محبوبان خدا کی کرامات اور ان کی نگاہ فیض کا اثر ہے۔ سچ ہے کہ اسلام تیر و تلوار سے نہیں بلکہ غلامانِ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم سے پھیلا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ وہ عظیم صوفی بزرگ ہیں جنہوں نے گمراہی اور ہدایت سے بھٹکے ہوؤں کو سچے مذہب اسلام میں داخل فرمایا۔

نام و نسب: آپ کا نام سید علی اور کنیت ابوالحسن ہے والد گرامی کا نام عثمان ہے آپ کا سلسلہ نسب حضرت زید بن امام حسن بن علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے ”جلاب“ اور ”ہجویری“ افغانستان غزنی کے قریب دو مقام ہیں (جہاں آپ کی رہائش تھی) کی وجہ سے آپ کو جلابی اور ہجویری کہا جاتا ہے بعد لاہور میں مستقل اقامت اختیار فرمائی تو لاہوری کہا جانے لگا ”گنج بخش“ اور ”داتا“ کے لقب سے آپ بہت زیادہ معروف ہیں۔

ولادت: حضرت داتا گنج بخش کا سن ولادت صحیح متعین نہیں ہو سکا ان کی اپنی تحریروں اس کا کوئی ذکر نہیں بعض مورخین نے ۴۰۰ھ لکھا ہے یہ حضرت سلطان محمود غزنوی کی فتوحات کا دور تھا سلطان محمود کا شہرہ شرق و غرب میں تھا اس کی افواج نے ہر جگہ فتح حاصل کر لی تھی اور زمانہ بھر کے علماء و مشائخ عظام حکماء غزنی میں جمع ہونا شروع ہو گئے۔ حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے والد گرامی نہایت خدا رسیدہ انسان تھے عالم با عمل صوفی با صفاء تھے وہ بھی غزنی آ گئے۔

تعلیم اور سیرو سیاحت: حضرت داتا صاحب نے ابتدائی تعلیم غزنی میں حاصل کی اور زمانہ کے مقتدر جید علماء و فضلاء سے علوم و فنون حاصل کئے ظاہری علوم سے فراغت کے بعد سیرو سیاحت کا شوق دامن گیر ہوا تو مشہور بلاد اسلامیہ کا سفر کیا ترکستان، شام، ایران اور عراق کے اکثر شہروں کی سیر کرتے ہوئے خراسان، آذربائیجان وغیرہ میں آپ کے قیام کا ذکر ملتا ہے اس سیرو سیاحت کے سفر میں علماء کرام و صوفیاء عظام کی صحبتیں اختیار کیں اور ان سے علمی و روحانی فیض حاصل کیا۔

حضرت ابوالقاسم قشیری اور شیخ ابوالقاسم گرگانی جیسے یگانہ روزگار کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان سے اکتساب فیض بھی

کیا۔

سلسلہ طریقت: آپ نے سلوک کی منزلیں اور طریقت کے مدارج حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن سرحسی نطنزی رحمۃ اللہ علیہ سے طے کیں ان کے مرید ہوئے۔ ان کا سلسلہ طریقت منبع ولایت حضرت امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ مشکل کشاءؑ سے جا ملتا ہے۔

لاہور میں آمد اور سلسلہ تبلیغ: اپنے مرشد گرامی کے حکم پر آپ لاہور آئے تو خلق خدا کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مسجد و مدرسہ تعمیر فرما کر حلقہ درس کا آغاز فرمایا۔ وعظ و تبلیغ فرماتے طالبان حق کو راہ ہدایت دیکھاتے غیر مسلموں کو دین حق اسلام کی برکتیں بتاتے آپ کی نگاہ کرم سے ہزاروں غیر مسلموں نے سچے مذہب اسلام کی آغوش میں پناہ لی۔

بے شمار لوگ آپ کے دست حق پرست بیعت ہو کر عبادت و ریاضیت کی لذت سے آشناء ہوئے آپ مخلوق خدا کا مرجع بنے لاکھوں پریشان حال اور حاجت مند اپنی آرزوئیں لیکر آتے مرادیں پاتے آپ کا فیض جاری تھا جو آتا دامن مراد پر کر کے جاتا اسی فیض کی بدولت ”داتا گنج بخش“ کا لقب زبان زد عام و خاص ہوا۔ آپ کی تبلیغ صرف لاہور تک محدود نہ تھی بلکہ آپ نے اپنے مریدین کو شہر شہر، قریہ قریہ تبلیغ دین کے لئے روانہ فرمایا پورے ہند میں آپ کے علمی و روحانی فیضان کا چرچا ہونے لگا عوام و خواص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنے دامن کو مرادوں سے بھر کر جاتے۔ لاہور کا نائب حاکم ”راجو“ آپ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا آپ نے اس کا نام شیخ ہندی رکھا۔

لاہور میں چوبیس سال کے عرصہ میں حضرت داتا گنج بخش نے لاکھوں بندگان خدا غلامی رسول ﷺ میں شامل کیا۔

وصال شریف: حضرت سیدنا علی بن عثمان جلابی ثم ہجوری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کے بارے میں مؤرخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ سفینۃ الاولیاء میں حضرت دارشکوہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت داتا گنج بخش کا وصال باکمال 454ھ یا 464ھ ذکر کرتے ہیں۔ علامہ غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ خزینۃ الاولیاء میں حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجوری رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخ وصال 464ھ یا 466ھ ہے۔ بعض کے نزدیک حضرت داتا گنج بخش کا وصال باکمال 465ھ یا 469ھ کو ہوا۔

داتا کا فیض جاری ہے: آپ کے وصال کے بعد بھی آپ فیض کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہیگا لاکھوں بندگان خدا آپ کے مزار پر انوار سے مرادیں پا رہے ہیں ہر دور میں سلاطین زمانہ ان کی چوکھٹ پر جبین نیاز جھکانے کو اپنے لئے اعزاز تصور کرتے ہیں۔ سلطان ابراہیم غزنوی اور سلطان شمس الدین التمش نے اپنے ہاتھوں سے

قرآن پاک لکھ کر مزار شریف کے نذر کیا۔ (بزرگان دین مطبوعہ لاہور)

سلطان الہند خواجہ غریب نواز کی حاضری :- حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر اولیا کالمین سلف صالحین عقیدت و احترام سے حاضری دیتے رہے۔ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ۸۵۰ھ میں آپ کے مزار پر چلہ فرمایا بے شمار روحانی فیوض و برکات حاصل کرنے کے بعد اپنی عقیدت کا اظہار ان لفظوں میں کیا

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل کمالاں را رہنما

حضرت یحییٰ ابن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ

☆ صفر ۱۹۸ھ اکتوبر ۸۱۳ء میں حضرت یحییٰ ابن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا وہ حدیث شریف کے مشہور و معروف محدث گذرے ہیں علم و فضل کے میدان میں ان کا نام ثقہ راویوں میں لیا جاتا ہے۔

حضرت اسحاق ابن راہویہ

☆ صفر ۲۳۸ھ میں حضرت اسحاق ابن راہویہ کا وصال ہوا ان کی کنیت ابو یعقوب خراسان کا مشہور شہر مروان کا وطن تھا۔ حدیث کی طلب کے لئے مختلف سفر کئے۔ ان کی ذات سے حدیث نبوی کی بڑی اشاعت اور سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا احیاء ہوا متعدد تصانیف لکھیں

امام احمد نسائی رحمۃ اللہ علیہ

نام و نسب :- آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن نام احمد بن شعیب بن علی الخراسانی النسائی ہے ۲۱۵ھ میں خراسان کے مشہور شہر نسا میں پیدا ہوئے اور ماوراء النہر کا علاقہ جو ہمیشہ سے علم و فن اور ارباب علم و کمال کا مرکز رہا ہے۔ تاریخ اسلام کے نامور سینکڑوں فضلاء اس کی خاک سے اٹھے ہیں۔ امام نسائی بھی اس خاک کے مایہ ناز فرزند تھے۔ آپ نے بہت سے شیوخ و اساتذہ سے استفادہ کیا۔ خراسان، عراق، حجاز، شام مصر وغیرہ میں علم حدیث حاصل کیا آپ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے زیادہ ہے۔ دن رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے۔ متعدد حج کئے، علماء معاصرین نے علم و فضل کے کمال کا اعتراف کیا ہے۔ امام صاحب کی شہرت و مقبولیت کی بناء پر حاسدین نے حسد سے کام لیا آپ مصر کو چھوڑ کر فلسطین کے ایک مقام ”رملہ“ آگئے تھے۔ صحاح ستہ کی مشہور کتاب سنن نسائی شریف کے آپ مصنف ہیں۔

انتقال :- ۱۳ صفر ۳۰۳ھ آپ کا انتقال مکہ مکرمہ میں صفا و مروہ کے درمیان ہوا۔ بعض روایات میں مکہ مکرمہ جاتے

ہوئے رملہ کے مقام پر اور پھر وہاں سے آپ کی نعش مکہ شریف پہنچائی گئی۔

سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ

☆ صفر ۶۷۹ھ فروری ۱۱۹۳ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا۔ بعلبک شام کا ایک شہر ہے جہاں کے والی نجم الدین کے گھر صلاح الدین ایوبی پیدا ہوئے۔ ۷۱ برس کی عمر میں سلطان نور الدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں آیا۔ ۵۴۹ھ میں دمشق فتح کرنے کے لئے فوج میں ایک سپاہی کی حیثیت سے شریک ہو کر تلوار کے جوہر دکھائے۔ ۵۶۰ھ میں یروشلم کے بادشاہ اموی (AMAUORY) سے ٹکرایا ”الملك الناصر“ کا خطاب ملا۔ مصر کے فرما نروار ہے۔ شام کی حکمرانی کی، یروشلم، بیت اللحم اور کوہ زیتون پر قابض رہے، صلاح الدین کا نام عیسائی اور مسلمانوں میں صلیبی جنگوں کے حوالے سے بہت مشہور ہے۔ بیت المقدس کو آزاد کرانے کے لئے پوری عیسائی دنیا کے خلاف کامیاب جنگیں لڑیں، تمام عمر جہاد میں ختم کر دی، آج مظلوم مسلمان اسی صلاح الدین ایوبی کو یاد کرتے ہیں کہ کب ایسے جوان آئیں گے کہ ہم آزاد ہوں گے۔

حضرت سیدنا الشیخ مجدد الف ثانی

☆ آپ کی ولادت باسعادت شہر سرہند میں ۱۴ شوال المکرم ۱۷۹۷ھ مطابق ۱۵۶۳ء شب جمعہ شیخ عبدالاحد کے گھر میں ہوئی حضور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ان کا نام شیخ احمد فاروقی ہے۔ سات سال کی عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ جبکہ ۷ سال کی عمر میں جملہ علوم اسلامیہ عربیہ معقولات و منقولات کی تعلیم سے فراغت پا کر اپنے والد گرامی کے ساتھ تدریس میں مشغول ہو گئے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

جہانگیر اکبر بادشاہ کا دور تھا اس کے وزیر نے آپ کے خلاف بھڑکایا۔ اکبر نے حاکم سرہند کو لکھا کہ وہ شیخ احمد کو لے کر حاضر ہو آصف نامی وزیر نے کہا کہ سجدہ تعظیمی کریں آپ نے انکار کیا اور فرمایا کہ یہ سرسوائے رب قدوس کے کسی اور کے آگے نہیں جھک سکتا۔ آپ کو قید کر کے قلعہ گوالیار بھیج دیا گیا جہاں باغیوں کو رکھا جاتا تھا آپ نے جیل میں رشد و ہدایت کا کام شروع کر دیا۔ بے شمار گناہگار لوگ گناہوں سے تائب ہوئے۔

وصال شریف: ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۰ دسمبر ۱۶۲۲ء بوقت اشراق آپ کا وصال ہوا۔ شب وصال آپ نے جاگ کر گزاری۔ نماز فجر کے بعد آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ کے مکتوبات شریف اسلام کے علمی و دینی

سرمایہ میں ایک بیش بہا اضافہ ہے جنہوں نے پورے عالم اسلام پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

(سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے تفصیلات ”جہان امام ربانی“ مرتب ماہر رضویات حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ باب المدینہ (کراچی) میں ملاحظہ کریں)

حضرت علامہ مولانا فضل حق خیر آبادی

مولانا فضل حق خیر آبادی ۱۲۱۲ھ/۱۷۹۷ء کو خیر آباد میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب ۳۳ واسطوں سے امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی چار ماہ کچھ روز میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔ ۱۳ برس کی عمر میں مروجہ علوم کی تعلیم سے فارغ ہو گئے۔ حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا درس لیا۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی استفادہ کیا۔

ملازمت:- ۱۲۴۲ھ میں دہلی کے ریذیڈنٹ کے دفتر میں ملازمت کی رامپور میں محکمہ عدل و انصاف سے منسلک رہے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حصہ لیا انگریز کے خلاف فتویٰ جہاد دیا اور اس کے خلاف زبردست تحریک چلانے کی پاداش میں آپ کو جزیرہ انڈیمان میں قید کر دیا گیا آخر ایک سال نو ماہ ۱۹ دن قید میں رہ کر ۱۲ صفر ۱۲۷۸ھ/۲۰ اگست ۱۸۶۱ء کو جام شہادت نوش فرمایا ان کا مزار اب تک مرجع خلافت اور زیارت گاہ ہے۔

حضرت غوث بہاء والحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

ماہ صفر میں برصغیر پاک و ہند میں مخدوم العالم حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہے اس مناسبت سے ان کے مختصر حالات عرض ہیں آپ سلسلہ سہروردیہ کے موسس اعلیٰ اور بانی سمجھے جاتے ہیں، حسب و نسب کے اعتبار سے آپ اصل قریش تھے۔

ابتدائی حالات:- آپ کے جد امجد حضرت کمال الدین علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مکہ معظمہ سے نقل مکانی کر کے خوارزم میں آکر آباد ہو گئے کچھ عرصہ بعد ملتان میں رہائش اختیار فرمائی۔ یہیں پر حضرت وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی۔ حضرت حسام الدین تاتاریوں کے حملہ سے پریشان ہو کر ملتان کے مضافات میں آکر قیام پذیر ہوئے تو حضرت وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ کی شادی خانہ آبادی حضرت مولانا حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر سے ہوئی ان کے لطف سے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۱۱۸۲ھ میں ہوئی ابھی آپ بمشکل بارہ سال ہی کے تھے کہ آپ کے والد ماجد دنیا سے رخصت ہو گئے شیخ نے علم و عرفان کا سلسلہ شروع کیا سات قرأتوں میں قرآن پاک حفظ کر کے خراسان کی

طرف چلے گئے جہاں سات سال علوم ظاہری و باطنی کے حصول میں گزارے تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے آپ بخارا پہنچے آپ کے اعلیٰ اخلاق اور عمدہ اوصاف باطنی و پاکیزہ عادات کی وجہ سے اہل بخارا آپ کو بہاؤ الدین فرشتہ کہا کرتے تھے۔

حجاز مقدس حاضری:۔ یہاں سے آپ حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا سفر کیا اور حضور نبی پاک ﷺ کے روضہ اقدس کی حاضری دی یہاں شیخ کمال الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث تھے جنہوں نے نصف صدی سے مسجد نبوی میں درس حدیث دیا اور روضہ رسول کریم ﷺ کے مجاور رہے حضرت غوث بہاؤ الحق نے ان سے سند حدیث لی اور تزکیہ نفس کے لئے پانچ سال بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں مجاہدہ کیا۔

بیعت:۔ بعد ازاں بیت المقدس اور بغداد کا سفر فرمایا یہاں پر حضرت شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست بیعت ہوئے اس کی تفصیلات بعض کتب تذکرہ میں بڑی صراحت کے ساتھ ملتی ہیں۔

ملتان آمد:۔ فوائد الفوائد میں حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرشد کی رفاقت میں ابھی سترہ دن ہی گزارے تھے کہ مرشد کریم کی طرف سے ساری روحانی نعمتیں اور عظمتیں عنایتیں مرحمت ہو گئیں خرقہ خلافت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے اپنے ہونہار مرید کو ملتان میں سلسلہ رشد و ہدیت جاری کرنے کا حکم فرمایا۔ ملتان آتے ہوئے کئی دن آپ نے سرحد میں ایک پہاڑی پر قیام کیا اور گوشہ نشین ہو کر عبادت و ریاضیت میں مصروف رہے۔ چنانچہ اب بھی کوہ شیخ بودین بہاؤ الدین کہتے ہیں۔ وہاں سے ملتان تشریف لائے۔ آپ کی تبلیغ کی بدولت ملتان و مضافات سندھ بلوچستان کے ہزاروں غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

وصال کا حال:۔ آپ کے وصال باکمال کے متعلق مشہور ہے کہ آپ اپنے حجرہ عبادت میں ذکر و اذکار اور اوراد و وظائف میں مصروف تھے حجرہ کے باہر نورانی چہرہ والے ایک بزرگ ظاہر ہوئے آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ صدر الدین کو ایک سر بہر ایک لفافہ دیا انہوں نے وہ خط اپنے والد گرامی کی خدمت میں پہنچایا۔ اول تو وہ خط کے عنوان سے متحیر ہوئے تھے۔ باہر نکلے تو بزرگ کو غائب پا کر اور زیادہ متعجب ہوئے۔ حضرت غوث بہاؤ الحق نے خط پڑھتے ہی اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کر دی اور ایک صد بلند ہوئی، ”دوست بدوست رسید“ یعنی دوست اپنے دوست کے پاس پہنچا۔ آپ کے سن وصال میں اختلاف ہے مختلف روایات کے مطابق ۶۶۲ھ، ۶۶۳ھ، ۶۶۴ھ، ۶۶۵ھ میں آپ کا وصال شریف ہے ایک روایت کے مطابق ۷ صفر المظفر ۶۶۶ھ مطابق ۱۴ نومبر ۱۲۶۶ء میں ہوا۔ آپ کا مزار مبارک ملتان میں مرجع خلافت ہے۔

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ پٹھانوں کے جعفر خانی قبیلہ کے فرد ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۱۸۲ھ / ۱۷۶۷ء گڑگوچی ضلع لورالائی کے مقام پر ہوئی۔ آپ کے والد گرامی زکریا بن عبدالوہاب بن عمر بن خان محمد اور والدہ ماجدہ کا نام بی بی زلیخا ہے۔

تعلیم: آپ حصول علم کے لیے کوٹ مٹھن شریف ضلع راجن پور حضرت خواجہ قاضی محمد عاقل چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں حاضر ہو کر مکمل عربی درسیات کی تعلیم حاصل کی۔

بیعت: دوران تعلیم ۱۵ سال کی عمر میں حضرت قبلہ عالم نور محمد مہاری رحمۃ اللہ علیہ چشتیاں شریف (ضلع بہاولنگر) کے مرید ہوئے آپ سے علوم باطنی اور منازل سلوک طے کیا۔ حضرت مرشد کریم نے اپنے وصال سے دو دن قبل سلاسل عالیہ قادر یہ چشتیہ نقشبندیہ سہروردیہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی آپ پر مرشد کریم کی خاص نظر تھی۔

تونسہ شریف میں آمد حضور قبلہ عالم کے وصال شریف سے چھ ماہ تک آپ مزار پر انوار پر معتکف رہے۔ بعد ازاں تونسہ شریف میں خانقاہ کا قیام عمل میں آیا زائرین طالبین طریقت، علماء کرام اور طلباء کے لئے ایک وسیع لنگر خانہ قائم فرمایا۔ وقت کے بہت بڑے تبحر عالم دین تھے لاکھوں گم گشتگان راہ کوراء ہدایت پر لاکھڑا کیا۔

وصال شریف: ۷ صفر ۱۲۶۷ھ کو طلوع فجر آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔

آپ کا عالیشان مزار تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہے۔

فاتح مرزائیت حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ قدس سرہ

نام و نسب اور ولادت آپ کا اسم گرامی مہر شاہ تھا جسے حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ نے مہر علی شاہ رکھا پھر چار دانگ عالم میں اسی نام سے مشہور ہوئے آپ رمضان المبارک ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۶ء میں حضرت سید نذر الدین ابن حضرت سید روشن الدین کے گھر گولڑہ ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ حسب و نسب شہنشاہ بغداد سید الاولیاء حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی سے جا ملتا ہے۔

تعلیم و تربیت: آپ نے قرآن پاک اور فارسی و عربی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی کے ماموں حضرت پیر فضل الدین شاہ گیلانی کی نگرانی میں حضرت مولانا غلام محی الدین سے گولڑہ میں حاصل کی۔ درسیات کی تکمیل آپ نے حضرت مولانا سلطان محمود موضع انگہ شاہ پور سے کی۔ دورہ حدیث شریف کے لیے مولانا احمد علی سہارنپوری کے پاس ہندوستان تشریف لے گئے۔

سلسلہ بیعت :- سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت سید پیر فضل الدین شاہ صاحب سے بیعت ہوئے انہوں نے خلافت سے نوازا اور آپ کے وسعت ظرف اور اعلیٰ استعداد کے پیش نظر حکم دیا کہ کسی دوسرے شیخ کامل کی جستجو میں رہو۔ چنانچہ سیال شریف حاضر ہو کر حضرت شمس العارفین خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ چشت اہل بہشت میں مرید ہوئے۔ انہوں نے اپنے وصال شریف سے چند روز قبل آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ 1306ھ میں آپ مکہ مکرمہ حاضر ہوئے وہاں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے آپ سلسلہ چشتیہ صابریہ میں خرقہ خلافت عطا فرمایا۔

درس و تدریس :- اپنے مرشد کامل کے حکم سے آپ نے گولڑہ شریف میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمایا ہزاروں طلباء نے آپ سے علوم اسلامیہ عربیہ پڑھ کر اپنے وقت کے جید علماء ہوئے۔

فتنہ قادیان کی سرکوبی

حضرت سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم کارہائے نمایاں میں سے فتنہ قادیانی کی سرکوبی ہے جب حکومت برطانیہ کی سرپرستی میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا یہود و ہنود سے دنیوی مال و متال حاصل کر کے اہل اسلام کو خوب پریشان کیا مناظروں کے چیلنج دیئے حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں مدینہ منورہ میں تھے اور یہیں مستقل قیام کا ارادہ تھا کہ خواب میں نانا کریم روف و رحیم علیہ السلام نے دیدار عطا فرما کر حکم دیا کہ ہند میں جا کر قادیانیت کا خاتمہ کرو چنانچہ فوراً واپس ہوئے اور غلام احمد قادیانی کے چیلنج کو قبول کیا اور لاہور میں میدان مناظرہ لگا آپ کئی دن انتظار کرتے رہے مگر قادیانی اپنی شکست مان کر میدان میں ہی نہ آیا آپ نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ واصل جہنم ہوا۔

آخری دس سال اور وصال شریف

آپ عمر کے آخری دس سال میں بہت ہی کم گفتگو فرماتے اور سفر کرنا ترک فرما دیا۔ 1350ھ / 1931ء سے تو آپ عالم استغراق رہے، کھانا پینا ترک فرما دیا کبھی کبھی کوئی بات فرما لیتے آخری چھ سال تو عالم استغراق کا غلبہ رہا۔ آخر 29 صفر المظفر 1356ھ / 1937ء آپ کا وصال ہوا گولڑہ شریف (اسلام آباد) میں آپ مزار مبارک مرجع خلافت ہے۔

مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان

علیہ الرحمة والرضوان

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ ایک ایسی عظیم شخصیت کا نام ہے جسے قدرت نے تحفظ ناموس رسالت و تجدید دین اور

مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے ہندوستان کے شہر بریلی میں ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ، ۱۴ جون ۱۸۵۶ء بوقت ظہر میں پیدا فرمایا۔

والد ماجد مولانا نقی علی خان علیہ الرحمۃ نے آپ کا نام ”محمد“ تجویز فرمایا اور جد امجد مولانا رضا علی خان علیہ الرحمۃ نے ”احمد رضا“ اور تاریخی نام ”المختار“ رکھا گیا جس سے آپ کا سن ولادت ۱۲۷۲ھ برآمد ہوتا ہے۔

خداداد صلاحیت تھی کہ بچپن میں انہوں نے بڑی تیزی کے ساتھ جلدی جلدی کامیابی کے تمام مراحل طے کر لئے اور منصب امامت و قیادت پر انہیں فائز کر دیا گیا۔ قدرت نے انہیں عالم اسلام اور خاص کر برصغیر کے سادہ لوح مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے پیدا فرمایا۔ یہ وہی تھے جو آگے چل کر دنیائے اسلام کی ایک عظیم عبقری شخصیت بن کر ابھرے جن کو علمائے عرب و عجم نے ”مجدد دین و ملت“ تسلیم کیا وہ امام احمد رضا جنہوں نے سب سے پہلے اُس وقت ”دوقومی نظریہ“ کا پرچار کیا۔ جب قائد اعظم اور علامہ اقبال بھی متحدہ قومیت کے حامی تھے۔ امام احمد رضا ایسے عالم کہ جنہیں ہر علم پر دسترس حاصل ہے۔ وہ کونسا فن ہے جو ان کی گرفت نہ ہو۔

☆ ایسے مفتی کہ ان کے ”فتاویٰ رضویہ شریف“ کی صرف چند جلدوں کے مطالعہ کے بعد شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بے ساختہ کہا ”میں نے دور آخر میں ان (مولانا احمد رضا خاں) جیسا فقہیہ نہیں دیکھا۔ مولانا جو رائے ایک بار قائم کر لیتے ہیں اُسے دوبارہ بدلنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ اپنا موقف ہمیشہ خاصی سوچ و بچار کے بعد اختیار کرتے ہیں (سرستی عشق رسول ﷺ کی وجہ سے اگر) ان کی طبیعت میں شدت نہ ہوتی تو وہ اپنے دور کے امام ابوحنیفہ (رحمۃ اللہ علیہ) ہوتے۔

☆ وہ امام احمد رضا جو اس صدی کے مجدد برحق ہیں (رحمۃ اللہ علیہ)

☆ یقیناً یہ القابات و اعزازات انہیں کوزیبا ہیں مثلاً اعلیٰ حضرت، پروانہ شمع رسالت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، حامی سنت، حاجی بدعت شیخ طریقت رہبر شریعت، رأس الفقہاء والمحدثین، زینت مسند رشد و ارشاد، علامہ مولانا قاری الحافظ، مفتی الشاہ عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان۔

جن کا وجود دین متین کی رونقوں کا باعث بنا، جن کی برکت سے گلشن اسلام کے مڑجھائے ہوئے پھولوں پر پھر سے بہاریں نمودار ہوئیں، جن کی زندگی کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ اور اس پیارے محبوب رسول ﷺ کی عظمتوں کا پرچار کرنا۔ خود فرماتے ہیں کہ

لِلّٰہِ حمد کہ دنیا سے مسلمان گیا

انہیں مان انہیں جانانہ رکھا غیر سے کام

شانِ الوہیت اور مقامِ رسالت اور صحابہ و اہل بیت عظام محبوبانِ خدا اولیاءِ کرام کے خلاف زبانِ درازی کرنے والوں کو اپنے قلم کے خنجر کے وار سے ذلت کی موت اتار دینا تھا

کلکِ رضا ہے خنجرِ خوں خوارِ برق بار اعداء سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

اعلیٰ حضرت مجددِ دین و ملت نے زندگی بھر دینِ متین کی حمایت میں گزاردی اور لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسالت ﷺ کی شمع کو روشن کیا۔ ایک سو سے زائد علوم و فنون پر ان کی علمی، روحانی، تعلیمی، تبلیغی، تدریسی اور تصنیفی، اشاعتی خدمات کے بارے میں کچھ کہنا یا لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ سچ ہے

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

امامِ اہل سنت امام احمد رضاؒ کی ان بے مثال خدمات کو سرہاتے ہوئے دنیا بھر کی پچاس سے زائد یونیورسٹیوں میں کام ہو رہا ہے کئی خوش نصیب حضرات نے ان کی زندگی کے مختلف گوشوں پر ڈاکٹریٹ (پی ایچ ڈی) کی ہے۔ ان پر مقالہ جات لکھنے والوں کے صرف اگر نام لکھے جائیں تو دفترِ درکار ہیں۔

وصال: ۲۵ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ (۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء) جمعۃ المبارک دو بج کر اڑتیس منٹ کو سرکارِ اعلیٰ حضرت سیدنا احمد رضاؒ نے عین نمازِ جمعۃ المبارک کے وقت سفر کی تمام دعائیں پڑھیں پھر کلمہ طیبہ کا ورد فرمایا چہرے مبارک پر ایک خاص نور چمکا اور جانِ جسم اطہر سے پرواز کر گئی۔ ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ آپ کا مزار مبارک بریلی شریف انڈیا میں مرجعِ خلائق ہے۔

☆ امام احمد رضاؒ کے حوالے سے حضور فیضِ ملت نور اللہ مرقدہ کی ۲۴ رسائل و کتب کا مطالعہ کریں جو فقیر کے مضمون ”رضویات میں حضور فیضِ ملت کی خدمات“ میں درج ہیں (محمد فیاض احمد اویسی)

میری والدہ محترمہ

آج ۲ صفر المظفر ہے۔ آج سے ۱۴ برس قبل میری حضرت والدہ ماجدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ کی وفات (مورخہ ۲ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ، ۱۴ مئی ۱۹۹۹ء کو ہوئی) آج ہم نے ان کے ایصالِ ثواب کے لئے مدرسہ میں قرآنی خوانی اور کلماتِ حسنت طیبات پڑھنے پڑھانے کا اہتمام کیا ہے برادرِ اصغر محترم محمد ریاض احمد اویسی صاحب سلمہ نے کافی سارے احباب کو اطلاع دی ماشاء اللہ اندرونِ شہر سے علماء کرام و مشائخ عظام کی خاصی تعداد اس تقریب میں شریک ہوئی فقیر کو اپنا بچپن اور قبلہ والدہ محترمہ کی شفقتیں یاد آئیں تو آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری والدہ

محترمہ صبح سویرے بیدار ہوتی تھیں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد تن تنہا کم وبیش 100 کے قریب طلباء، علماء کرام اور آنے والے مہمانوں کے لئے ناشتہ کالنگر اپنے ہاتھ سے تیار فرماتی تھیں۔ بہاولپور ہجرت کرنے کے بعد شروع شروع میں ہمارے گھر سوئی گیس کی سہولت نہ تھی لکڑی سے آگ جلائی جاتی تھی۔ وہ لکڑیاں ٹرک کے ذریعے ہمارے آبائی رقبہ حامد آباد ضلع رحیم یار خان سے آتی تھیں میرے حضور قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہ کو ہمارے قبلہ دادا جی حضرت مولانا نور احمد اویسی علیہ الرحمۃ کی طرف سے ملنے والے زمینوں کی آمدنی مدرسہ اویسیہ بہاولپور کے لنگر کے لیے وقف تھی۔

تو ہاں عرض کر رہا تھا کہ میری امی جان جونہی صبح ناشتہ کے لنگر کی تقسیم سے فارغ ہوتیں تو دوپہر کے لنگر کی تیاری شروع ہو جاتی لنگر شریف کے سارے برتن خود دھوتی تھیں ہم بھائیوں میں سے کسی کی شادی نہیں ہوئی تھی ہم بہت چھوٹے تھے میری ہمیشہ صاحبہ جو مجھ سے بڑی ہیں وہ ابھی بہت چھوٹی تھیں ہم دونوں بہن بھائی کو ہمارے محلہ کے قریب سے ذکیہ بی بی نامی ایک استانی پڑھانے آتی تھیں وہ ماشاء اللہ بے لوث تھیں میری والدہ محترمہ کے کام میں ہاتھ بٹاتی تھیں (اب بھی وہ زندہ ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کے ساتھ سلامت رکھے)

ہر موسم میں لنگر تیار:- گرمی و سردی میں لنگر شریف کی روٹیاں تنور پر پکتی تھیں۔ سبزی وغیرہ کاٹنے کا مرحلہ مدرسہ کے چھوٹے طلباء کے ذریعے طے ہوتا دوپہر کے لنگر تقسیم ہوتے ہی شام کے لنگر کی تیاری شروع ہو جاتی برتن دھونا، ہم سب کے کپڑے دھونا، مہمان خانہ کے بستر دھونا اور سردیوں کے لیے رضائیاں اور گدے تکیے بنانا انہیں دھونے کا کام میری والدہ محترمہ نہایت خوش دلی سے کرتی تھیں کبھی شکوہ و شکایت ان کی زبان پہ نہ ہوتا۔ جامعہ کی تقریبات کے موقع پر ہمارے گاؤں سے ہماری قریبی رشتہ دار خواتین آتیں لنگر نبوی شریف کا کام ان کے ذمہ لگاتا بالخصوص میری چھوٹی پھوپھی صاحبہ مرحومہ مغفورہ جلسہ ہائے کے مواقع پر کئی دن پہلے بہاولپور تشریف لاتیں خوشی خوشی میری والدہ محترمہ کے ساتھ معاونت کرتیں یہ ان کی خدمت کا صلہ تھا کہ ۱۹۸۷ء میں میرے حضور قبلہ و کعبہ والد گرامی نور اللہ مرقدہ نے جب میری والدہ محترمہ اور برادر محمد عطاء الرسول اویسی، میرے عم محترم حضرت حاجی الہی بخش اویسی اور ان کی اہلیہ محترمہ میری چچی مرحومہ برادر محمد حافظ ماجد حسین اویسی اور چچا محترم حاجی محمد مراد عاربی کوچ کی سعادت کے لیے تیار فرمایا تو میری پھوپھی صاحبہ مرحومہ کے حج کے تمام تر اخراجات خود ادا فرمائے۔ اور وہ خود بھی قافلہ اویسیہ میں ہمراہ رہے۔

☆ میری والدہ محترمہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں ہم بھائیوں کو سیرانی مسجد میں اذان کے بعد گھر سے مسجد جانے کی نہ صرف تاکید فرماتی بلکہ اگر کوئی بھائی نہ جاتا تو خود بھی سختی کرتی اور فرماتیں کہ تمہارے ابو جب گھر آئیں گے تو انہیں تمہاری شکایت کی جائے گی اس طرح نماز کے اوقات میں ہم سب مسجد میں ہوتے۔

وضو کے بعد درود تاج شریف کا ورد فرماتی :- میری والدہ محترمہ کی عادت تھی کہ وضو کے بعد درود تاج شریف کا ورد فرماتی فقیر کو درود تاج شریف یاد کرنے کی سعادت والدہ محترمہ سے سن کر حاصل ہوئی اب تقریباً جب بھی درود تاج شریف پڑھتا ہوں تو والدہ محترمہ یاد آتی ہیں۔

غریب خواتین کا خیال کرتیں :- میری والدہ محترمہ کا خواتین کے ساتھ حسن اخلاق مثالی تھا جب بھی کوئی عورت پریشانی لیکر ہمارے گھر آتی تو میری والدہ محترمہ ان کی اخلاقی اور مالی مدد فرماتیں گذشتہ دنوں قیصر خان مکرانی کی اہلیہ ہمارے گھر آئیں تو آبدیدہ ہو کر میری والدہ محترمہ کے وفا شعاری کے واقعات سنا کر مجھے اور میرے بچوں کو دیر تک رولاتی رہیں کہنے لگیں کہ بسا اوقات میرے گھر میں فاقہ ہوتا تو میں بی بی جی (میری والدہ محترمہ) کے پاس آتی تو وہ نہ صرف مجھے کھانا دیتیں بلکہ ڈھیر سارا نلگر گھر کے لیے بھی دے دیتیں۔ ہمارے محلہ نور شاہ بخاری میں میری والدہ محترمہ کی ہم عمر خواتین اکثر ہمارے گھر آتیں اور دیر تک ان کے ساتھ خیر خیریت کے احوال کے بعد حضور نبی کریم ﷺ اور محبوبان خدا اور نیک بیبیوں کے حالات سناتی رہتیں۔ حاجی محمد خالد اور حاجی محمد راشد کی والدہ محترمہ اور محمد اقبال، محمد اسلام، محمد اکرام کی والدہ محترمہ مرحومہ کا تو اکثر ہمارے گھر آنا جانا ہوتا میری والدہ محترمہ ان سے بہت مانوس تھیں۔ حاجی خالد کی والدہ محترمہ جب واپس اپنے گھر جاتیں تو کبھی میری ڈیوٹی ہوتی کہ میں ان کے ساتھ جاؤں اور ان کے گھر پہنچا کر آؤں کیونکہ ضعف العمری کے ساتھ وہ معذور بھی تھیں ہمارے اور ان کے گھر کے درمیان محکم الدین سیرانی روڈ حائل ہے اس کو عبور کرنا ان کے لئے مسئلہ ہوتا۔

میری والدہ محترمہ عمر کے قریباً آخری ۱۴ سال علالت میں گزرے اس دوران وہ میرے قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہ کے ہمراہ تین ماہ مدینہ منورہ مقیم رہیں تو وہاں کی پر نور فضاء اور خاک شفاء کی برکت سے ان کی طبیعت بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گئی جب وہ واپس آئیں تو ان کی صحت دیکھ کر ہمارے گھر میں خوشی کا اک سماں تھا مگر چند ماہ بعد شاید مدینہ طیبہ کی جدائی کا صدمہ ایک بیماری کی صورت اختیار کر گیا۔ کافی علاج و معالجہ کرایا گیا مگر بالآخر ۲ صفر المظفر کو اپنی جان جان آفریں کے سپرد کی۔

ان کی وفات ہمارے پورے خانوادے کے لئے ایک سانحہ سے کم نہ تھا۔ فقیر تیاری کر کے حاجی احمد بخش مجاور کے ہاں بستی پیر نیک دار مبارک پور عرس مبارک کی تقریب کے لیے جا رہا تھا کہ والدہ محترمہ کے انتقال کی خبر ملی جب فقیر ان کے پاس آیا تو ان کے چہرے سے ایمان کا نور چمک رہا تھا میری ہمشیرہ محترمہ نے مجھے بتایا کہ صبح فجر کے بعد امی کی طبیعت بہت اچھی تھی آپ کو بہت یاد فرما رہی تھیں ۸ بجے کے بعد اچانک طبیعت بگڑی ہسپتال لے جانے کا پروگرام بن ہی رہا تھا

کہ کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہوئے وہ پیارے آقا کریم روف و رحیم ﷺ کے قدموں میں جا پہنچیں اسی روز نماز عصر کے بعد مرکزی عید گاہ بہاولپور میں ان کا جنازہ ہوا میرے حضور قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہ نے ان کے جنازہ کی امامت کرائی بعد ازاں حضرت علامہ قبلہ پیر سید ظفر علی شاہ مہروی صاحب مدظلہ (مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ لودھراں) نے دعا کرائی قبل از مغرب انہیں جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور کے شمال مشرق ایک احاطہ میں سپرد خاک کر دیا گیا لحد میں اتارنے کی سعادت فقیر کے حصہ میں آئی میرے حضور قبلہ والد گرامی نور اللہ مرقدہ قبر کے باہر کھڑے میت کو لیٹانے اور رخ قبلہ کی طرف کرانے کے حوالے سے میری رہنمائی فرما رہے تھے۔ قبر کے بند ہونے تک فقیر کو تلقین میت کے کلمات کے ساتھ جب یہ خیال آیا کہ ابھی چند ہی لمحات بعد میری والدہ صاحبہ کی قبر میں حضور محبوب رب ستار عیوب شافع روز محشر آقا کائنات ﷺ کی سواری آئے گی اپنے دین متین کی خدمت کرنے والے علماء و طلباء کا لنگر پکانے والی ان کے در کی نوکرانی سیدہ کائنات خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی باندی ان کے قدموں میں اپنا سر رکھے گی تو وہ کیسا سماں ہوگا اور کیسی گھڑی ہوگی بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ واللہ العظیم قبر میں ایسی ٹھنڈک اور راحت محسوس ہوئی کہ آج چودہ سال بیت جانے کے باوجود وہ منظر نہیں بھولایا جاسکتا میں عمداً قبر میں مزید کچھ دیر ٹھہر گیا شدید گرمیوں کا موسم (۱۹ مئی کا دن) تھا مگر قبر میں ایسی ٹھنڈک تھی کہ واہ کیا بات مدینے کی۔ حدیث میں قبر مومن کو ”روضۃ من ریاض الجنۃ“ فرمایا کی عملی تفسیر سامنے تھی میں مزید اندر رکنا چاہتا تھا کہ باہر سے میرے قبلہ والدی گرامی نور اللہ مرقدہ (یا کسی اور شخص) نے آواز دی کہ باہر آ جاؤ۔ یہ یادوں کے چراغ اپنے والدین کریمین اور برادر اکبر مفتی محمد صالح اویسی رحمہم اللہ کی قبور کے قدموں میں بیٹھا تھا تو روشن ہوئے جنہیں قرطاس و قلم کے ذریعے محفوظ کر لیا گیا۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیاض احمد اویسی

بہاولپور ۲ صفر المظفر ۱۴۳۲ھ اتوار

اپیل ہے کہ ہماری حضرت والدہ ماجدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ (وفات ۲ صفر المظفر ۱۴۲۰ھ) کے سالانہ ختم شریف صفر المظفر میں ہوتا ہے احباب سے گزارش ہے کہ ختم قرآن پاک درود شریف کلمات حسنات طیبات و طاہرات پڑھ کر اپنے ان کے لیے ایصال ثواب فرمائیں۔

عرض گزار محمد عطاء الرسول اویسی، محمد فیاض احمد اویسی، محمد ریاض احمد اویسی

جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

اویسیہ عرس کمیٹی کا اہم اجلاس

۶ صفر المظفر شب بدھ عرس کمیٹی کا اجلاس جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ہوا حضرت پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ واحدیہ میانوالی نے تجویز پیش کی کہ مرشد کریم حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کا سالانہ عرس شان و شوکت سے منانے کے لیے ہم تمام پیر بھائیوں کو اپنی صلاحیتیں بروکار لانی ہوگی۔ تمام پیر بھائی حضرات اپنے اپنے علاقوں میں اجلاس کریں اور عرس مبارک کے متعلق امور اپنے ذمہ لیں تاکہ تفویض کار کے مطابق عرس شریف کے انجام پذیر ہوئی ان کی رائے سے تمام حاضرین نے اتفاق کیا۔ عرس کمیٹی کا مرکزی اجلاس ۲۹ رجب المرجب مطابق ۶ جون ۲۰۱۳ء بروز ہفتہ صبح ۱۱ بجے مزار فیض ملت نور اللہ مرقدہ پر ہونا قرار پایا۔

قافلے مزار فیض ملت پر حاضر ہوئے

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے مزار شریف پر عاشقوں کا ہجوم رہتا ہے قرآن، کلمہ شریف کا ورد، درود و پاک کی محافل ہوتی ہیں اندرون و بیرون ملک سے احباب طریقت محبین آتے رہتے ہیں۔ ماہ رواں میں کراچی سے بزم فیضان اویسیہ کے ممبران قافلہ کی صورت میں حاضر ہوئے۔ کاموکی منڈی سے احباب کا آنا ہوا۔

☆ سندھ کی مشہور درگاہ گلزار خلیل سامارو کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ پیر جان آغا فاروقی سرہندی اپنے مریدین سمیت قافلہ کی صورت میں تشریف لائے اور دیر تک حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے ساتھ اپنی درگاہ شریف کے ساتھ واسطہ یادیں بیان فرماتے رہے۔

☆ حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے دیرینہ خادم اعتکاف مدینہ منورہ مسجد نبوی شریف محترم محمد رفیق احمد خان اویسی (بیج صناعی سعودیہ) ڈھیری ساری محبتیں لیکر آئے۔

☆ حضرت سید محمد اقبال شاہ صاحب راشدی (لاڑکانہ سندھ) تو اپنے اکلوتے شہزادے علامہ محمد عارف شاہ کو جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں داخل کرایا کہ حضور فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ رہے خود بھی کئی روز تک جامعہ میں مقیم رہے۔

حضرت مفسر اعظم پاکستان فیض ملت

علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی کی چند مفید کتب

☆ میلاد النبی ﷺ عید کیوں؟ ☆ نورانیت مصطفیٰ ﷺ چراغاں و سجاوٹ کا ثبوت ☆ فضائل و برکات میلاد ☆ غوث العباد فی محفل میلاد ☆ شب میلاد افضل ہے ☆ ۱۲ ربیع الاول ولادت یا وصال؟ ☆ میلاد شریف کے متعلق ایک سو بارہ سوالات کے جوابات ☆ شرح حدیث لولاک ☆ افضل شب میلاد یا شب قدر ☆ میلاد جسمانی آمد روحانی

کفنی لکھنا: - میت کے کفن پر قرآنی آیات کلمہ شریف لکھنا موجب برکت اور باعث مغفرت ہے مگر بعض لوگ اس پر بے تکی اعتراضات کرتے اختلاف کرتے ہیں۔ زیر نظر رسالہ میں حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ نے کفنی لکھنے کے جواز پر دلائل کے ساتھ معترضین کے سوالات کے محقق جوابات لکھے ہیں عام ہدیہ 30 روپے ہے۔

انگھوٹھے چومنے کا ثبوت: - اذان میں حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سن کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا سیدنا صدیق اکبر کی مبارک سنت ہے اس پر جمہور علماء کرام اتفاق ہے مگر بعض لوگ اسے بدعت کہہ امت مسلمہ میں انتشار پیدا کرتے ہیں اور انگھوٹھے چومنے والی روایات کو ضعیف کہہ کر اختلاف کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب میں حضور فیض ملت مفسر اعظم نور اللہ مرقدہ نے تقریباً 32 مستند کتب سے ثابت فرمایا ہے کہ انگھوٹھے سنت صدیقی ہے۔ ۱۹۵۲ء سے یہ کتاب متواتر اور مسلسل شائع ہو رہی ہے ہزاروں کی تعداد میں تقسیم ہوئی مگر منکرین سے اس کا رد نہ کر سکے حال ہی میں مکتبہ اویسیہ نے کمپیوٹر کتابت عمدہ کاغذ بہترین طباعت کے ساتھ شائع کی ہے۔ بیرونی حضرات 40 روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ملنے کا پتہ:- مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

☆ خطبہ جمعہ کے ضروری مسائل

☆ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر کے بہشتی درواہ کی فضیلت

دونوں رسائل انجمن احباب اہلسنت نے شائع کئے ہیں۔ بیرونی حضرات فی رسالہ آٹھ روپے کا ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری سہنہ آزاد کشمیر

حضور فیض ملت نور اللہ مرقدہ کے بیاض سے

قرض اتارنے کی دعا:۔ فاتح خیر شیر خدا حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اگر پہاڑ کے برابر بھی

کسی پر قرض ہو تو محسنِ انسانیت ﷺ کی بتلائی ہوئی اس دعا کے پڑھنے سے قرض دور ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے

اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ مَنُ سِوَاكَ۔ (مسند البزار، جلد اول صفحہ ۱۱۵)

انتباہ:۔ دراصل قرض سر پر اٹھانے کے ہم عادی ہو گئے ہیں اگر کفایت شعاری کی عادت بنائیں تو سرے سے یہ

مصیبت گلے کا ہار بنے گی ہی نہیں۔

گستاخ کی سزا:۔ حضرت علامہ قسطلانی شارح بخاری اپنی کتاب مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ نمبر ۹۵ میں لکھتے ہیں کہ

میدانِ اُحد میں جس نے حضور ﷺ کے چہرہ انور پر تیر چلایا جس کی وجہ سے آپ کے دانت مبارک کا کچھ حصہ شہید ہوا تھا

اس شخص کی وجہ سے اس نسل کے منہ میں دانت نہ رہے لکھتے ہیں ”لم یولد من نسله ولد یبلغ الحنث إلا وهو أبخر

أو أہتم ای مکسور الثنایا“ اس کی نسل میں جو بچہ بھی پیدا ہوتا تھا جب وہ بڑا ہوتا تو اس کے دانت ٹوٹے ہوئے ہوتے

تھے۔

خبردار:۔ حضور ﷺ کی گستاخی کی سزا دوسرے محبوبانِ خدا سے سخت تر ہے۔ آپ ﷺ کے گستاخوں کے لئے سزا نسلِ بعد

نسل جاری رہتی ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ”گستاخوں کا بُرا انجام“ (بیاض اویسی حصہ سوم سے اکتساب)

عصر تا مغرب کھانے پینے کا حکم ؟۔ بعض لوگ اس ملک میں بعد نماز عصر کے اذان مغرب

تک کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں اور اس کو عصر کا روزہ کہتے ہیں اس کے فوائد بہت بیان کئے جاتے ہیں ایک فائدہ یہ بیان

کرتے ہیں کہ وقت سکرانے جب شیطان پانی لے کر دھوکا دینے کو آئے گا اس وقت اس روزہ رکھنے والے کو وقت عصر کا

معلوم ہوگا اور روزہ کا خیال رہے گا تب کہہ دے گا میں روزہ سے ہوں ہرگز تیرا پانی نہ پیوں گا چنانچہ شیطان لاچار ہو کر چلا

جائے گا اور اس روزہ کا رکھنے والا گمراہی سے بچ جائے گا، اب کیا یہ روزہ اور اس کے فوائد صحیح ہیں یا نہیں؟ کسی معتبر کتاب

میں اس کی کچھ اصل ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس پر ثواب سمجھ کر عمل کرنا کیسا ہے؟ فقط۔

الجواب: حدیث و فقہ میں اس کی اصل نہیں معمولات بعض مشائخ سے ہے اور اس پر عمل میں حرج نہیں انسان جتنی دیر

شہوات نفسی سے بچے بہتر ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتویٰ رضویہ شریف جلد ۲۳ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور ص ۱۰۵)

دعائے مغفرت کی اپیل ہے

- ☆ حضوری ثناء خوان الحاج محمد اویس رضا قادری اویسی (کراچی) باب المدینہ کی محترمہ ساس صاحبہ کے انتقال کی خبر ملی۔
- ☆ مخلص دوست صوفی محمد صادق فیضی (بہاولپور) فوت ہوئے۔
- ☆ محترم سید محمد اشرف شاہ صاحب (بہاولپور) کے برادر اکبر سید محمد افضل شاہ گذشتہ دنوں اللہ کو پیارے ہوئے۔
- ☆ محمد شبیر اویسی (چک ۱۲ بہاولپور) کی والدہ محترمہ فوت ہوئیں۔

یوم رضا

امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

☆ ۳۰ دسمبر اتوار بعد نماز ظہر تا عصر جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور خصوصی خطاب شہباز تصوف شیخ القرآن مفتی مختار احمد درانی (خانپور)

☆ جگر گوشہ فیض ملت صاحبزادہ علامہ محمد عطاء الرسول اویسی کی سرپرستی میں مدرسہ فیض المدارس اڈہ مسافر خانہ میں مورخہ ۶ جنوری اتوار کو یوم رضا کی تقریب ہو رہی ہے۔ صدارت فخر السادات پیر طریقت سید نجم الدین شاہ صاحب درگاہ امام آباد شریف فرمائیں گے۔ خصوصی بیان صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی کا ہوگا (زیر نگرانی محمد افتخار احمد نقشبندی مدرس مدرسہ ہذا)

نئے سال کا چندہ ارسال فرمائیں

جن ممبران کا سالانہ چندہ اس دسمبر 2012ء میں ختم ہو گیا ہے ان سے گزارش ہے کہ نئے 2013ء کے لیے اپنا چندہ مبلغ 200 سو روپے بذریعہ منی آرڈر، بینک ارسال فرمائیں۔



دارالعلوم
ہقانیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرکزی دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور



دارالعلوم
ہقانیہ

اختتام

19 شعبان المعظم
برطانیہ
28 جون 2013ء

جمعۃ المبارک

کو قریب استاد منعقد ہوگی
جس میں جلیل القدر علماء اہرام
کے خطابات
ہوگی

افتتاح

29 رجب المرجب
برطانیہ
8 جون 2013ء

ہفتہ 8 صبح

تفہیم القرآن

سالانہ دورہ

حضور فیض ملت متحد بہاولپور کی طرز پر

علماء، خطباء، ائمہ، تشیخان علوم دینیہ، سکول و کالج کے طلباء و استاذان اور تعلیم حضرات کیلئے سنہری موقع

استاذ دورہ تفسیر و قرآن

جگر گوشہ
فیض ملت صاحبزادہ

حضرت
عطاء الرسول اویسی
مدظلہ

مدرسہ شعبہ درس نظامی
جامعہ ہذا

جگر گوشہ
مفسر اعظم پاکستان
صاحبزادہ

حضرت
محمد فیاض احمد اویسی
مدظلہ

ناظم جامعہ ہذا

مفت اعظم پاکستان شیخ القرآن
فیض ملت ولی کمال

حضرت
علامہ عیسیٰ قادی رضوی
مدظلہ

محنت
بہاول پوری

الحاج محمد فیض احمد
صاحبزادہ

بانی مرکزی دارالعلوم
جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور

حضرت علامہ
محمد رمضان منی
مدظلہ

مدرسہ شعبہ درس نظامی
جامعہ ہذا

صدر العلماء
حضرت
محمد امیر احمد نوری
مدظلہ

شیخ الحدیث جامعہ ہذا

حضرت علامہ
مفت محمد امیر احمد
مدظلہ

ناظم جامعہ ہذا

حضرت علامہ
محمد عاشق قادی
مدظلہ

فاضل دیوبند
یونیورسٹی

حضرت علامہ
بشیر احمد اویسی
مدظلہ

مدرسہ شعبہ درس نظامی
جامعہ ہذا

طالبات
بہن و آئینہ
شیکتی ہیر

رابطہ نمبر

0312-9684391

0300-9684391

ابو کعب محمد ریاض احمد اویسی مرکزی دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور صاحبزادہ